تعمیر مسجد کی اہمیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۲ - لیاقت آباد، کراچی ۱۹

مقام خطاب : جامع مسجد بیت المکرّم
گلشن اقبال کراچی

وقت خطاب : بعد نماز عصر تا مغرب

اصلاحی خطبات : جلد نمبر: ۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعمیر مسجد کی اہمیت

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضلّ له ومن يضلله فلا هادي له، ونشهد أن لا اله إلا الله وحده لاشريك لهٗ ونشهد أن سيدنا وسندنا ومولانا محمدًا عبده ورسولهٗ، صلى الله تعالى عليه وعلى اله وأصحابه وبارک وسلم تسليمًا كثيرًا كثيراً۔

اما بعد!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبہ: ۱۸)

آمنت بالله صدق الله مولانا العظيم، وصدق رسوله النبي الكريم۔ ونحن على ذلک من الشاهدين والشاكرين، والحمد لله رب العٰلمين۔

تمہید

جناب صدر و مہمانان گرامی اور معزز حاضرین! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم سب کے لئے یہ بڑی سعادت کا موقع ہے کہ آج ہم سب کا ایک مسجد کی تعمیر کی سنگ بنیاد میں حصہ لگنے والا ہے۔ مسجد کی تعمیر کرنا یا اس میں کسی طرح کا حصہ لینا

ایک مسلمان کے لئے بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔ جو آیت ابھی میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدیں صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جن کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہو۔ لہذا مسجد کی تعمیر انسان کے ایمان کی علامت ہے اور اس کے ایمان کا اولین تقاضہ ہے۔

مسجد کا مقام

اسلامی معاشرے میں مسجد کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا اور فرمایا کہ جو شخص نماز قائم کرتا ہے وہ دین کو قائم کرتا ہے اور جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے وہ دین کے بنیادی ستون کو توڑتا ہے، اور چونکہ وہی نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں صحیح معنی میں مقبول ہے جو نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کی جائے، اور جو نماز گھر کے اندر پڑھ لی جائے، اس کو فقہاء کی اصطلاح میں اداء قاصر کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ نماز ناقص ہے۔ نماز کی کامل ادائیگی یہ ہے کہ انسان جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے۔

مسلمان اور مسجد

اس لئے مسلمانوں کا یہ طغرۂ امتیاز رہا کہ وہ جہاں کہیں گئے اور جس خطے اور علاقے میں پہنچے وہاں پر اپنا گھر تعمیر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، لیکن سب سے پہلے انہوں نے وہاں جاکر اللہ کے گھر کی بنیاد ڈالی، اور ایسے سنگین اور خطرناک حالات میں بھی اس فریضے کو نہیں چھوڑا جبکہ ان کی جانوں پر بنی ہوئی تھی، اور جبکہ مال کی بھی کمی تھی، فقر و فاقہ کا دور دورہ تھا، ان حالات میں بھی اُمّتِ مسلمہ نے مسجد کی تعمیر کو کسی حال میں پس پشت نہیں ڈالا۔

جنوبی افریقہ کا ایک واقعہ

مجھے یاد آیا، آج سے تقریباً سات سال پہلے مجھے جنوبی افریقہ جانے کا اتفاق ہوا۔ جنوبی افریقہ وہ ملک ہے جو افریقہ کے براعظم میں انتہائی جنوبی کنارے پر واقع ہے، اور اس کا مشہور شہر کیپ ٹاؤن ساری دنیا میں مشہور ہے۔ اس شہر میں جاکر میں نے دیکھا کہ وہاں پر زیادہ تر "ملایا" کے لوگ آباد ہیں۔ جو آج کل "ملیشیا" کہلاتا ہے۔ جو مسلمان وہاں آباد ہیں، ان میں اسی فیصد "ملایا" کے لوگ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ "ملایا" کے لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے، تو اس وقت مجھے اس کی بڑی عجیب تاریخ بتائی گئی جو ہم سب کے لئے بڑی عبرت کا سامان ہے۔

"ملایا" والوں کی کیپ ٹاؤن آمد

لوگوں نے بتایا کہ یہ دراصل "ملایا" کے وہ لوگ ہیں کہ جب انگریزوں نے "ملایا" کی ریاست پر قبضہ کیا اور ان کو غلام بنایا (جس طرح ہندوستان پر قبضہ کیا تھا اور ان کو غلام بنایا تھا) تو یہ وہ لوگ تھے جو انگریزوں کی حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ چنانچہ یہ لوگ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتے رہے۔ چونکہ یہ لوگ بے سرو سامان تھے، ان کے پاس وسائل کم تھے، اس لئے انگریز ان پر غالب آگئے اور انگریزوں نے ان کو گرفتار کر کے ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر اور غلام بنا کر کیپ ٹاؤن لے آئے۔ اس طرح ان "ملایا" کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد یہاں پہنچ گئی۔ آج یہ انگریز اور مغربی ممالک والے بڑی رواداری اور جمہوریت اور آزادیٔ اظہارِ رائے کا سبق دیتے ہیں، لیکن اس وقت ان کا یہ حال تھا کہ جن کو غلام بنایا تھا، ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی تھیں اور ان کو اپنے دین اور عقیدے کے مطابق نماز پڑھنے کی بھی اجازت نہیں تھی، وہ اگر اپنے گھر میں بھی نماز پڑھنا چاہتے تو اس کی بھی ان کو اجازت نہیں تھی، اگر کوئی

شخص نماز پڑھتا ہوا پایا جاتا تو اس کے اوپر ہنٹر برسائے جاتے۔

رات کی تنہائی میں نماز کی ادائیگی

ان لوگوں سے دن بھر محنت مزدوری کے کام لئے جاتے، مشقت والے کام ان سے لئے جاتے اور شام کو جب کھانا کھانے کے بعد رات کو ان کے آقا سوجاتے تو سوتے وقت ان کے پاؤں سے بیڑیاں کھولی جاتیں تاکہ یہ اپنے بیرکوں میں جاکر سوجائیں، لیکن جب ان کی بیڑیاں کھول دی جاتیں اور ان کے آقا سوجاتے تو یہ لوگ چپکے چپکے ایک ایک کر کے وہاں سے نکل کر قریب کے پہاڑ کی چوٹی پر جاکر پورے دن کی نمازیں اکٹھے جماعت سے ادا کرتے۔ اسی طرح یہ لوگ ایک عرصہ تک نمازیں ادا کرتے رہے۔

نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ کیپ ٹاؤن پر ڈچ قوم نے حملہ کردیا تاکہ کیپ ٹاؤن پر قبضہ کرلیں۔ چونکہ "ملایا" کے یہ لوگ بڑے جنگ جو تھے، اور بڑے بہادر تھے، اور ان کی بہادری کے کرشمے انگریز دیکھ چکے تھے، اس لئے انگریزوں نے ان سے کہا کہ ہمارے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم تمہیں آگے کرتے ہیں، تم ان سے مقابلہ کرو اور لڑو، تاکہ یہ لوگ کیپ ٹاؤن پر قبضہ نہ کرلیں۔ ان "ملایا" کے مسلمانوں نے ان سے کہا کہ تم حکمرانی کرو یا ڈچ حکمرانی کرے، ہمارے لئے تو کوئی فرق نہیں پڑتا، صرف آقاؤں کی تبدیلی کی بات ہے، آج تم آقا ہو کل کو ان کا قبضہ ہوا تو وہ آقا بن جائیں گے، ان کے آنے یا نہ آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم ان سے لڑیں تو ہم لڑنے کے لئے تیار ہیں، لیکن ہمارا ایک مطالبہ ہے وہ یہ کہ اس کیپ ٹاؤن کی زمین پر ہمیں نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے اور ایک مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے۔

صرف مسجد بنانے کا مطالبہ

دیکھئے! انہوں نے پیسے کا کوئی مطالبہ نہیں رکھا، آزادی کا مطالبہ نہیں کیا، کوئی اور دنیاوی مطالبہ نہیں کیا، مطالبہ کیا تو صرف یہ کہ ہمیں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑی بہادری سے ڈچ قوم کا مقابلہ کیا، حتیٰ کہ ان کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا اور ان کو فتح حاصل ہوگئی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے جو مسجد کی تعمیر کرنے کی اجازت کا مطالبہ کیا تھا وہ پورا کیا جائے، چنانچہ ان کو اجازت مل گئی۔ اور پورے کیپ ٹاؤن میں پہلی مسجد اس حالت میں تعمیر کی گئی کہ ان بیچاروں کے پاس نہ آلات و اسباب تھے، اور نہ ہی تعمیر کرنے کے لئے سرمایہ تھا، یہاں تک کہ قبلہ کا صحیح رخ معلوم کرنے کا بھی کوئی ذریعہ نہیں تھا، محض اندازے سے قبلہ کے رخ کا تعین کیا۔ چنانچہ اس کا رخ قبلہ کے صحیح سمت سے ۲۰ یا ۲۵ ڈگری ہٹا ہوا ہے۔ آج اس مسجد میں صفیں ٹیڑھی کر کے بنائی جاتی ہیں۔

تو انہوں نے نہ تو یہ مطالبہ کیا کہ ہمیں رہنے کے لئے مکان دو، نہ یہ مطالبہ کیا کہ ہمیں پیسے دو، نہ یہ مطالبہ کیا کہ ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کرو، بلکہ پہلا مطالبہ یہ کیا کہ ہمیں مسجد بنانے کی اجازت دو۔ یہ ہے ایک اُمتِ مسلمہ کی تاریخ، کہ اس نے مسجد کی تعمیر کو ہر چیز پر مقدم رکھا اور ان حالات میں بھی مسجد کی تعمیر کے فریضے کو نہیں چھوڑا۔

ایمان کی حلاوت کس کو؟

حقیقت میں ایمان کی حلاوت انہی جیسے لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، ہمیں اور آپ کو تو بیٹھے بٹھائے یہ دین حاصل ہوگیا، مسلمان ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوگئے اور اپنے ماں باپ کو مسلمان پایا۔ اس دین کو حاصل کرنے کے لئے کوئی قربانی نہیں دی، کوئی پیسہ خرچ نہیں کیا، کوئی محنت نہیں کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دین کی

ہمارے دلوں میں کوئی قدر نہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اس کام کے لئے محنت کی، قربانیاں دیں، مشقتیں جھیلیں، ان کو درحقیقت ایمان کی صحیح حلاوت نصیب ہوتی ہے۔

ہمیں شکر کرنا چاہئے

یہ واقعہ میں نے اس لئے بیان کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد کی تعمیر کرنے میں ہم پر کوئی پابندی عائد نہیں، کوئی پریشانی اور الجھن نہیں، بلکہ جب اور جہاں مسجد بنانا چاہیں، مسجد بناسکتے ہیں۔ لہٰذا مسجد کی تعمیر کا یہ موقع ہم سب کے لئے بڑی سعادت کا موقع ہے، اور اس تعمیر میں جو شخص بھی جس جہت سے دامے، درمے، قدمے، سخنے، جس طرح بھی ممکن ہو، حصہ لے تو اس کے لئے بڑی عظیم سعادت کی بات ہے۔

مسجد کی آبادی نمازیوں سے

دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ مسجد کی تعمیر دیواروں سے، بلاکوں سے، اینٹوں سے، پلاسٹر سے اور چونا پتھر سے نہیں ہوتی۔ آپ کو معلوم ہے کہ مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو مسجد تعمیر فرمائی یعنی مسجد نبویؐ، اس کی چھت بھی پکی نہیں تھی، اس کی دیواریں بھی پکی نہیں تھیں، بلکہ کھجور کے پتوں کی دیواریں کھڑی کردی گئی تھیں، لیکن روئے زمین پر مسجد حرام کے بعد اس سے زیادہ افضل مسجد کوئی وجود میں نہیں آئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد ان دیواروں کا نام نہیں، مسجد ان میناروں کا نام نہیں، اس محراب اور ان پتھر اور چونے کا نام نہیں، بلکہ مسجد درحقیقت سجدہ کرنے والوں کا نام ہے۔ اگر بڑی عالیشان مسجد تعمیر کردی گئی اور اس پر دنیا بھر کی دولت خرچ کر کے اس پر نقش و نگار بنادیئے گئے، لیکن وہ مسجد نماز پڑھنے والوں سے خالی ہے تو وہ مسجد آباد نہیں ہے بلکہ وہ مسجد

ویران ہے۔ لہذا مسجد کی آبادی وہاں پر نماز پڑھنے والوں سے اور وہاں پر ذکر کرنے والوں سے ہوتی ہے۔

قربِ قیامت میں مساجد کی حالت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب کے حالات کی پیشن گوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آخر دور میں ایسا زمانہ آجائے گا کہ: مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ یعنی بظاہر ان کی مسجدیں آباد ہونگی، تعمیر شدہ ہونگی، اور دیکھنے میں بڑی عالیشان مسجدیں نظر آئیں گی، لیکن اندر سے وہ ویران ہونگی، اس لئے کہ ان میں نماز پڑھنے والے بہت کم ہونگے، اور جن کاموں کے لئے مسجد بنائی جاتی ہے، ان کاموں کی ادائیگی کرنے والے بہت کم ہونگے۔ ایسی مسجد کے بارے میں فرمایا کہ بظاہر وہ آباد ہے لیکن حقیقت میں وہ ویران ہے۔ اسی کی طرف اقبال مرحوم نے اس شعر میں اشارہ کیا کہ ۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

اختتام

بہرحال، جو لوگ اس مسجد کی تعمیر میں جس جہت سے بھی حصہ لے رہے ہیں، ان کے لئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کی مشکلات کو ان کے لئے آسان فرمائے اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔

لیکن یہ بات کبھی نہ بھولئے کہ مسجد کے سلسلے میں ہمارا فریضہ صرف عمارت کھڑی کردینے پر ختم نہیں ہوتا بلکہ عمارت کھڑی کردینے کے بعد یہ بھی ہمارے فرائض میں داخل ہے کہ ہم اس کو نماز سے آباد کریں، تلاوت سے آباد کریں، اللہ

کے ذکر سے آباد کریں۔ اسلامی معاشرے میں مسجد درحقیقت ایک مرکزی مقام کی حامل ہے، اس لئے کہ وہاں سیرت کی تعمیر ہوتی ہے، وہاں کردار کی تعمیر ہوتی ہے، اخلاقِ فاضلہ کی تعمیر ہوتی ہے۔ انہی کاموں کے لئے اس مسجد کو تعمیر کیا جارہا ہے، تاکہ یہ مسجد ظاہری اعتبار سے بھی آباد ہو اور باطنی اعتبار سے بھی آباد ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کو تمام اہل محلّہ کے لئے باعث خیر و برکت بنائے اور تمام اہل محلّہ کو اس سلسلے میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مسجد کو صحیح معنیٰ میں آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین